

## 59869-بچی کا سر مومن نہ تھا

### سوال

سوال نمبر (14248) کے جواب مولانا صاحب اس نتیجہ پر کیسے پہنچے ہیں کہ بچی کا سر منڈانا سنت نہیں، کیا بچوں کے بالوں میں بھی ان کے لیے گندگی نہیں ہے، اور کیا یہ اختلافی مسئلہ ہے؟

### پسندیدہ جواب

ترمذی رحمہ اللہ نے سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بچا اپنے عقیقت کے ساتھ گروئی اور رہن رکھا ہوا ہے، اس کی جانب سے ساتویں روز ذکر کیا جائے، اور نام رکھا جائے، اور اس کا سر مومن جائے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1522) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

یہ حدیث پیدا ہونے والے بچے کا سر مومن نہ کے مسحوب ہونے کی دلیل ہے.

لیکن فتحاء کرام بچی کا سر مومن نہ کے متعلق اختلاف کرتے ہیں، چنانچہ مالکیہ اور شافعیہ بچے کی طرح بچی کا سر مومن نہ کے قاتل ہیں، لیکن خابہ بچی کا سر مومن نہ کے قاتل نہیں.

شافعی حضرات نے بچی کا سر مومن نہ کی دلیل امام مالک اور امام بیہقی وغیرہ کی مرسل روایت سے لی ہے جو یہ ہے:

محمد بن علی بن حسین بیان کرتے ہیں کہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حسن اور حسین، اور زینب اور ام کلثوم کے بالوں کا وزن کر کے اس کے برابر چاندی صدقہ کی"

اسے بیہقی نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوع بھی روایت کیا ہے کہ:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حسین کے بالوں کے برابر چاندی صدقہ کرنے کا حکم دیا"

امام نووی رحمہ اللہ کستے ہیں: اس کی سند میں ضعف ہے.

اور خابہ یہ دلیل دیتے ہیں کہ: اصل میں عورت کے بال مومن نہ مسموع ہیں، اور پیدا ہونے والے بچے کا سر مومن نہ کا سنت میں ثبوت متا ہے بچی کا نہیں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کستے ہیں:

"بغیر کسی ضرورت کے عورت کا سر کے بال منڈوانے کی کراہت کی روایت میں کوئی اختلاف نہیں، ابو موسی رحمہ اللہ کستے ہیں:

"صیبت کے وقت چیز و پکار کرنے اور سر مومن نہ والی عورت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بری ہیں"

متفق علیہ.

اور خلال نے اپنی سند کے ساتھ قاتا دہ عن عکرمہ سے روایت کیا ہے کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو سر موئذنے سے منع فرمایا"

اور حسن کہتے ہیں یہ مثلہ یعنی اللہ کی پیدا کردہ خلقت میں تبدیلی ہے۔

اور اس لیے کہ پیدا ہونے والی بچی کا سر موئذنے کی حدیث صحیح نہیں تو معاملہ اپنی اصل پر ہی رہیگا، یعنی موئذنے کی ممانعت۔

مزید دیکھیں : شرح الحزشی علی مختصر خلیل (3/48) اور الجموع (8/406) اور کشف القناع (3/29).

اور درج ذیل حدیث :

"بچہ کا عقیقہ ہے، تو اس کی جانب سے خون ہاؤ، اور اس سے گندگی دور کرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5471).

اس حدیث میں گندگی دور کرنے کا حکم ہے جس کی تفسیر میں اختلاف ہے :

ایک قول یہ ہے کہ : اس سے مراد سر موئذنا ہے۔

اور ایک قول یہ ہے : اس سے مراد اس پر لگی ہوئی خون وغیرہ کی گندگی ہے، تو اس سے یہ علم ہوا کہ اسے غسل دینا مستحب ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"طبرانی کی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی روایت میں آیا ہے کہ :

"اس سے گندگی دور کی جائے، اور اس کا سر موئذنا جائے"

تو اس پر عطف ہے، تو گندگی تو سر موئذنے سے بھی عام پر محمول کرنا اولی ہے، اس کی تائید عمرو بن شعیب کی بعض روایت سے ہوتی ہے جس میں ہے :

"اور اس سے اقدار یعنی گندگی دور کی جائے"

اسے ابوالشخ نے روایت کیا ہے "انہی"۔

دیکھیں : فتح الباری (9/593).

بہر حال حدیث بچے کا سر موئذنے میں نص ہے، اور خابدہ کے مسلک میں یہی راجح ہے۔

والله عالم.